نمبر ۱۱ | قادیان دار الامان مورخہ ۲۱ - مارچ سنہ ۱۹۱۰ء مطابق ۹ ربیع الاول سنہ ۱۳۲۸ | جلد ۱۴

بہت بڑی رعایت کیگئی ہے

خدا تعالیٰ کے فضل کی بات ہے کہ کارخانہ الحکم نے جن تالیفات کو شایع کیا ہے۔ وہ اپنے مضمون کی جامعیت اور موثر اسلوب تحریر کے لحاظ سے ہمیشہ پسند کیگئی ہین چودہ سال کے اندر صرف دو مرتبہ ان تالیفات کی رعایتی قیمت کا اعلان ہوا ہے مگر اب سالانہ جلسہ کی تقریب کیوجہ سے پھر یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ یہ کتابین

نصف قیمت پر فروخت ہونگی

نہ صرف نصف قیمت پر بلکہ بعض اور خاص رعایتین بھی کیجاوینگی جنکا ذکر نیچے آتا ہے۔ ہان چند کتابون کو مستثنیٰ بھی کیا گیا ہے ان مین سے ایک

مکتوبات احمدیہ جلد اوّل ہے

یہ کتاب حضرت مسیح موعود مغفور کے ان مکتوبات کا مجموعہ ہے جو حضرت نے اپنی بعثت سے پہلے لکھے تھے یہ مجموعہ نہایت قیمتی معارف اور حقایق کا مجموعہ ہے۔ اور بڑی محنت سے انہین جمع کیا گیا ہے اور نادر مضامین انہین اچھوتے درج ہین موتیوں کے تول کے برابر لیکن بھی نرخ بالا کن کہ ارزانی ہنوز یکھنے کا معاملہ ہے۔ یہ کتاب حضرت مسیح موعود مغفور کے عشاق کے لیے ایک بیش قیمت تحفہ ہے۔

اسکی قیمت باوجود اسکے بڑے نام ۸ / ہے جو اسکی سیاہی اور کاغذ کی قیمت کا تخمینہ لگانیوالے اس کی قدر نہین جان سکتے۔ پس احمدی احباب اسے

نامہ حبیب

سمجھکر سر اور آنکھون پر جگہ دینگے۔ اسکے بعد دوسری کتاب جس مین نصف قیمت کی رعایت نہین کیگئی۔

ترجمۃ القرآن ہے

قرآن مجید کے اردو ترجمہ کی جسقدر ضرورت ہے۔ وہ مین متعدد مرتبہ ظاہر کر چکا ہون۔ یہ ترجمہ مع تفسیری نوٹون کے جو مین شایع کر رہا ہون خدا کے ایک خاص فضل اور کرم کا نتیجہ ہے

جس نے پڑھا ہے از بس پسند کیا ہے

یہ ترجمہ ہزارون کی تعداد مین شایع ہونا چاہیے تہا اسکی گرانی قیمت کا سوال پیش کیا جاتا ہے۔ مگر افسوس ہے کہ اگر قدردان ہوتے تو وہ اسے کپڑے بیچ کر بھی لیتے ایک تہوڑی سی تعداد کی اعانت اور سرپرستی کیوجہ سے یہ کام ہو رہا ہے ورنہ اس کے لیئے اگر کافی سرمایہ ہوتا۔

تو اب تک کم از کم ۱۵ پارے شایع ہو چکے

بہر حال اسوقت تک پانچ پارے بالکل طیار ہین جو پانچ بڑے صفحون کے لگ بھگ پر طیار ہوئے ہین۔

انکا ہدیہ پانچروپیہ (صمہ) ہے

تاہم جو احباب آیندہ کے لیئے مستقل خریدار ہو جائین اور آیندہ کے لیئے کم از کم پانچ پارونکی قیمت پیشگی داخل کرا دین۔ ان سے ان پانچ کا ہدیہ صرف سے لیا جاویگا اور باقیون سے جلسہ کے ایام مین صرف چار روپیہ

ایسا ہی سورہ بقرہ

کی مکمل تفسیر جو ہے پر فروخت کیجاتی ہے اس مین کوئی رعایت نہوگی۔ ہان یہ شرط ہے کہ اگر کوئی شخص اس ترجمہ اور تفسیر کو پڑھ لینے کے بعد ناپسند

مسجدوں کو آریہ مندر بنانے کا منصوبہ

(گورنمنٹ کی توجہ کے قابل)

مندرجہ بالا عنوان ایک سچے مسلمان کے لئے نہائت دلشکن اور بھیانک ہے۔ مگر جس تقریر کی بنا پر یہ عنوان تجویز کیا گیا ہے وہ بجائے خود ایسی خطرناک ہے کہ اس پر گورنمنٹ کو توجہ دلانا میں اپنا فرض سمجھتا ہوں۔

۹۔ مارچ سنہ ۱۹۱۶ء کو لاہور کی وچھو والی آریہ سماج میں لیکھرام آریہ مقتول کی برسی منائی گئی اور اس میں گورو کل کانگڑی کے پروفیسر رام دیو نے ایک پُر جوش تقریر کی یہ وہی پروفیسر رام دیو ہیں جن کی تعریف رسالہ اندرین کی گئی تھی اس وقت اندر کے اس نوٹ پر بحث کرنا میرا مقصود نہیں بلکہ پروفیسر رام دیو کی اس تقریر پر گورنمنٹ کو توجہ دلانا میرا مقصد ہے۔

پروفیسر رام دیو نے کہا:۔ "آج ہمارے لئے خوشی کا دن ہے۔ کیونکہ آریہ سماج کی اس دن فتح ہوئی کیونکہ مارنے پر وہی اتر آتا ہے جو ہار جاوے اور جو دلایل میں قوی ہو وہ نہیں مارا کرتا۔ تاریخ کے ورق گردانو گے تو دیکھو گورو گوبند سنگھ کو مسلمانوں نے کیسی تکالیف پہونچائیں۔ پھر انہیں مسجدوں کے گُردوارے بنائے گئے۔ اسی طرح اب ایک زمانہ آنیوالا ہے کہ

یہ **تمام مسجدیں آریہ مندر بنائی جائینگی**

اور ان میں ہون ہُوا کریں گے۔ میں سوچا کرتا ہوں۔ کہ جب دہلی کی جامع مسجد ہمارے ہاتھ آجاوے گی تو ہم کیا کریں گے۔ ہم تمام ہندوستان کے آریہ نہیں بلکہ تمام دنیا کے آریہ جمع ہو کر ایک کانفرنس کیا کریں گے۔ مجھے پاگل نہ سمجھیں ہاں ایسا پاگل ہوں جیسا کہ مسیح پاگل تھا۔ کہ اس کی قوم نے اس کو تکالیف دیں۔ مگر اب تم دیکھتے ہو کہ کیا ظہور ہو رہا ہے ان ہی معنوں میں میں بھی پاگل ہوں"۔

یہ پروفیسر رام دیو صاحب کی تقریر کا خلاصہ ہے انہیں آریہ مقتول لیکھرام یا سوامی دیانند صاحب کی یادگار منانے کا اس مبارک راج میں ہر طرح کا حق حاصل ہے مگر انہیں یہ حق حاصل نہیں کہ وہ مسلمانوں کے خلاف ایک قوم کو بھڑکانے اور آگ لگانے کا کام بھی کریں۔ جبکہ انہوں نے سکھوں کو مسلمانوں کے خلاف بھڑکانے کی ناجایز کوشش کی ہے۔

پروفیسر رام دیو کا یہ فعل قابل التفات نہ ہوتا اگر اسی ضمن میں وہ ان برہمنوں کا ذکر بھی کرتے۔ جنھوں نے گورو گوبند سنگھ کے صاحبزادوں کو زندہ دیوار میں چنوا دیا تھا اور ساتھ ہی مسلمانوں کے ان احسانات اور تعلقات کا ذکر کرتے۔ جو گورو صاحبان یا سکھوں کے ساتھ رہے ہیں۔ پروفیسر رام دیو نے اتنے ہی پر بس نہیں کیا بلکہ اپنی قوم کے اندر اس جذبہ کو پیدا کرنا چاہا ہے۔ جو خطرناک سپرٹ کا مترادف ہے۔ یہ امر صاف ظاہر ہے کہ اگر بعض مسجدوں کو گوردواروں کی صورت میں تبدیل کیا گیا ہے۔ تو اس تبدیلی میں قدرتی ہاتھ اور جنگی عنصر تھا۔ نہ یہ کہ مسلمانوں نے موجودہ سکھ مذہب اختیار کر لیا اور مسجدوں کو گردواروں کی صورت میں تبدیل کر دیا۔ بلکہ سخت جنگ و جدل کے بعد ایسا نتیجہ ظہور میں آیا۔

اسی نہج اور اصول پر پروفیسر رام دیو مسجدوں کو آریہ مندر بنانے کی تجویز قوم کے سامنے رکھتے ہیں اور ایسی حالت اور وقت میں کہ قوم کے جذبات کو اپیل کرنے اور ان میں انتقامی سپرٹ پیدا کرنے کے لئے آریہ مقتول کی وفات کے واقعات اس کے مدنظر ہیں اگرچہ یہ امر اب تک مشتبہ ہے کہ لیکھرام کو کسی نو آریہ نے قتل کیا یا کسی پکے آریہ نے کسی اندرونی سبب پر ہلاک کیا کیونکہ جب تک کوئی امر مصدقہ نہ ہو یکطرفہ رائے دینا سراسر فضول ہے۔ ۱۸۹۷ء کے اخبارات کے فائل دنیا سے گم نہیں ہو گئے انہیں لیکھرام کے قتل پر جو رائے زنیاں ہوئی ہیں وہ اب تک موجود ہیں پھر مسلمانوں کے خلاف جوش پیدا کرنا دانشمندی نہیں۔

بہر حال پروفیسر رام دیو کی اس تقریر میں یہ حصہ ضرور قابل غور ہے اور نہ صرف ہمارے قابل غور بلکہ گورنمنٹ کی توجہ کے قابل ہے اس تقریر کے نتایج پر غور کی ضرورت ہے۔

ایک شخص جو آریوں کی مسلمہ تعلیمی انسٹیٹیوشن کا پروفیسر ہے وہ آریوں کے سامنے مسجدوں کو آریہ مندر بنانے کی تحریک کرتا ہے اور دلی کی شاہی مسجد کو آرین کانفرنس کے لئے تجویز کرتا ہے اور یہ خیال اس کا نیا اور نرالا تھا جو تقریر کی رَو میں پیدا ہو گیا بلکہ وہ صاف طور پر کہتا ہے کہ میں سوچا کرتا ہوں یعنے اس وقت سے پہلے ہی اس نے اس مضمون پر غور کی کہ مسلمانوں کی مسجدیں جب ان کے قبضہ میں آجاویں تو ان سے کیا کام لیا جاوے یہ سکیم ایک خطرناک سکیم ہے اور بھی غالباً اس ڈھنگ پر طیار کی گئی ہے جیسی پچھلے دنوں پروفیسر پرمانند کی تلاشی میں نکلی۔

تھی۔ کچھ عجب نہیں اگر لاہور میں وہ سکیم طیار ہوئی ہے تو گوروکل کے پروفیسر نے مسجدوں کے متعلق تجویز کی ہے اور کچھ بھی بعید نہیں کہ انکو ساتھ ہی گرجوں کا بھی فیصلہ کر لیا ہو کہ ان سے کیا کام لیا جاویگا۔

مسلمان اور ان کا جان و مال اور ان کی عبادت گاہیں گورنمنٹ برطانیہ کے زیر حفاظت ہیں

پس ان پر اُسی دن آریوں کا قبضہ ہو سکتا ہے جبکہ ملک بد میں نحس خدانخواستہ **برٹش راج اُٹھ جاوے**

اب معاملہ صاف ہے پروفیسر رام دیو کی اس تجویز کی تہ میں دراصل برٹش راج کے خلاف منصوبہ بازی پائی جاتی ہے نہ کہ صرف مسلمانوں کے خلاف کیونکہ مسلمانوں کی مسجدیں بجز اسکے انکے قبضہ میں آہی نہیں سکتی ہیں کہ برٹش راج کا سایہ ہمارے سر سے دُور کرنے کے لئے کوئی خطرناک منصوبہ ہو پس میں واقعات کی ان صاف ترتیب میں اس معاملہ کو گورنمنٹ کے نوٹس میں لانا ضروری سمجھتا ہوں۔ اس کے بعد پروفیسر رام دیو اور اس کے ہمخیالوں کو یاد رکھنا چاہیئے کہ مسلمان اپنے مذہب کو جان سے عزیز رکھتے ہیں اور جو چیز انکے مذہب کی محافظ ہے اس پر وہ اپنی جان قربان کر دینا معمولی بات جانتے ہیں۔

برٹش رول ہمارے مذہب کا محافظ ہے

جس نے اپنی فیاضی سے یہ مسجدیں جو انقلاب روزگار کی وجہ سے سرکاری قبضہ میں جا رہی تھیں ہمیں واپس دیں۔ ہماری کتابوں کی حفاظت اور مذہبی اشاعت کے لئے وہ پریس کی برکت کو ساتھ لایا اور پھر بجا آوری احکام شریعت کے لئے پوری آزادی اور امن دیا اس لئے مسلمان جب تک زندہ ہیں اور انکی رگوں میں زندگی کی روح حرکت کرتی ہے وہ برٹش تاج کے نیچے اسکی حفاظت کے لئے جان دینے کو آمادہ ہیں۔ پروفیسر رام دیو اور اسکے مشیر و معاون خوب یاد رکھیں کہ وہ اپنے منصوبہ میں کامیاب نہیں ہو سکتے برٹش تاج کے خلاف اس قسم کی حرکات اچھا نتیجہ پیدا نہیں کرینگی تم لوگ خواہ نخواہ ہمیں الزام دیتے ہو کہ ہم گورنمنٹ کو تمہاری حرکات کے متعلق باخبر کرتے ہیں تم خود سوچو اور اپنے گریبان میں منہ ڈالکر بولو کہ اس قسم کی تقریروں کا مطلب صاف الفاظ میں کیا ہے؟

میں آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کو آگاہ کرتا ہوں کہ وہ ایسی تقریریں کرنے سے رام دیو کو روکدے کیونکہ یہ زہریلا اثر اپنے اندر رکھتی ہیں اور میں گورنمنٹ پنجاب کی خدمت میں نہائت ادب سے التماس کرتا

پنجاب بھر کا سب سے بڑا و مشہور کارخانہ ہارمونیم ہائے

سر بیلے خوشنما پائدار اصلی پالش شدہ۔ واپسی کی شرط بشرطیکہ استعمال نہ کیا جاوے قیمت نہایت ہی ارزان

ہارمونیم سیکھنے کی کتب	ڈبل سر فولڈنگ ہارمونیم باجہ	سنگل سر دستی ہارمونیم باجہ ۳۔ اسٹاپ
چراغ ہارمونیم ۱۲	ہاتھ اور پاؤں سے بجتا ہے۔	مبتدیوں کے لیے مفید
رہبر ہارمونیم ۱۲	خواہ کرسی پر بیٹھکر پاؤں سے بجالیں خواہ فرش پر بیٹھکر ہاتھ سے قیمت درجہ اول ۔ درجہ دوم ۔	جو شائقین باجہ سیکھنا چاہیں انکو یہی سیکھنا چاہیئے اس میں سرونکا ایک سٹ ہوتا ہے قیمت درجہ اول ۔ درجہ دوم ۔
ہارمونیم استاد ۸	نوٹ: ہمراہ فرمایش ہر ایک کے ۔ آنے آنے چاہئیں۔ نزدیک میں یہ ہوشیار ٹکٹ کا نام لکھ کر ارسال فرماویں	ڈبل سر دستی ہارمونیم باجہ ۴ اسٹاپ
سیکھنا ہارمونیم حصہ ۴		آواز نہایت ہی سریلی و بلند
ہارمونیم درپن ہر دو ۸		اس باجہ میں دو سر لگے ہوئے ہیں
ہارمونیم گائیڈ ہر چہار حصہ فی حصہ ۔		قیمت ۔ ۱۰ درجہ دوم ۔
ہارمونیم ہرست کی نئی کتاب ۸		
طبلہ سیکھنے کی کتاب ۔		
ستار سیکھنے کی کتاب ۵		

ملنے کا پتہ
مسلم ٹریڈنگ کمپنی لمیٹڈ
لاہور

تمام درخواستیں و ترسیل زر بنام مینیجر ہارمونیم فیکٹری مسلم ٹریڈنگ کمپنی لاہور آنی چاہئیں

حضرت خلیفۃ المسیح کے درس قرآن مجید اور حضرت مسیح موعود کی تصانیف کو مد نظر رکھا گیا ہے اب وقت تک پانچ پارے شایع ہو چکے ہیں۔

تفسیر سورہ بقرہ تین روپیہ چار آنہ

سچائی کا جھنڈا

اشتہاروں کی گرم بازاری مضمونوں کی تیز و طراری لفاظوں کی آہ و زاری آجکل وہ سماں دکھلا رہی ہے۔ کہ الامان لیکن ہمارا کام صرف باتوں سے نہیں چلتا ہے۔ ہم پہلے دوا مفت دیتے ہیں۔ اول آزماؤ پھر منگواؤ۔ پہلا آمین ہی کچھ دکھاتے۔ قوائے تناسل کے متعلق ان دنوں مختلف قسم کی بیکاریوں کی وجہ سے عام طور پر ضعف کی شکایت ہے۔ مینو اس امراض کیلئے یہ معجون طیار کی ہے جس کے چند روزہ استعمال سے امراض متعلقہ قوائے تناسل انشاء اللہ فوراً رفع ہوتی ہے۔ اور ہر قسم کی شکایت کے لئے انشاء اللہ مفید ہے۔ ہمارا کام یہ تھا کہ ایک بیش قیمت جواہرات سے طیار ہوئی ہے۔ اول مفت منگائیے پھر اگر شفا ہو تو طلب فرمایئے فی بکس عہ

طلاء طلسمی پیرانہ سالی کے اثر اور جوانی کی غلط کاریوں سے یہ امراض لاحق ہوتے ہیں اور بعض اوقات خودکشی کی نوبت پہنچتی ہے۔ ہمارے اس طلاء طلسمی سے فائدہ اٹھائیں اور معجون طلسمی کھائیں انشاء اللہ وہ اسکا پائینگے قیمت چھ ماشہ عاصہ

سرمہ سلیمانی آنکھوں کی کل بیماریوں کو دفع کرنیوالا اور قوت بصارت بڑھانیوالا قیمت فی تولہ ۔

سنون دندان دانتوں کی کل بیماریوں کو دفع کرنیوالا اور دانت مثل گوہر آبدار بنانا اسی سنون کا کام ہے۔ قیمت فی بکس ۔

المشتہر
حکیم سرفراز حسین مالک کارخانہ احمدیہ
بلب گڑھ ضلع دہلی

ترجمۃ القرآن

قرآن مجید کے مطالب اور معانی کو آسان طور پر سمجھانے کے لیے یہ ترجمۃ القرآن کا سلسلہ جاری کیا گیا ہے۔ اور یہ التزام کیا گیا ہے کہ کم از کم ہر مہینے میں ایک پارہ ضرور شائع ہو جاوے متن کے نیچے سلیس اردو ترجمہ دیا ہوا ہے۔ اور ترجمہ ایسا معنی خیز ہے۔ کہ معمولی اردو خوان بھی اس سے فائدہ اٹھا سکے۔ حاشیہ میں تفسیری نوٹ ہیں جس سے قرآن مجید کی عظمت اور دلائل کو پیش کرنا مقصود رکھا گیا ہے حقایق و معارف قرآن کو ایسے طور پر بیان کرنیکی کوشش کیگئی ہے۔ کہ موجودہ زمانہ کے فلسفی اور سائنس دان بھی مزہ اٹھائیں ترجمہ اور نوٹ میز

محب اطفال دوسرا نام اسکاٹس ایملشن

جو ہزاروں لاکھوں خفیف والدین خدمت کے صلہ میں دیتے ہیں بچوں کو تندرست کیا ہے اور یہ وہ تحفہ ہے کہ بچے مزے سے اسکو پیتے ہیں وہ بیمار بچوں کو تندرست اور تندرست کو توانا بنا دیتا ہے۔ فروخت کیلئے سب دوا فروشوں کے ہاں موجود ہے۔ اس نشان ماہی گیر ایملشن کو جو اسکاٹ کے طریقہ شناخت کا نشان ہے۔ ہاتھ سے چھوا نہیں جاتا۔

نے اس خوش

اسکاٹ اینڈ بون لمیٹڈ منیجنگ کیمسٹ
لنڈن

مطبع انوار احمدیہ قادیان میں باہتمام شیخ یعقوب علی صاحب مالک و ایڈیٹر کے چھپا اور شائع ہوا۔
خاکسار مدیر محمد اسمٰعیل کتابت الحکم

کرے تو قیمت واپس لے لے۔ کیونکہ خود کے
فضل سے یقین ہے کہ پڑھکر بدل وجان اسکا خریدار ہوگا۔
مشکل تو یہ ہے کہ اسے

دیکھا ہی نہیں

میں ان دونوں چیزوں کے لیئے احباب کو توجہ دلاتا ہوں
کہ وہ ایک ایک جلد ضرور خرید لیں یعنی

مکتوبات احمدیہ اور ترجمۃ القرآن

وہ اس سودے کو لیکر اور پڑھنے کے بعد یقیناً کہیں گے

بحمد اللہ عجیب ارزان خریدم

پھر مجربات نور دین کی دو جلدیں ہیں جو حضرت خلیفۃ المسیح
مدظلہ العالی کے طبی تجربے ہیں قیمت ۔ ہر دو جلد

نصف قیمت کے علاوہ رعایتیں

اوّل جو شخص بیس روپیہ کی کتابیں خریدیگا اسے
رعایتی قیمت پر فروخت ہونیوالی کتابوں میں سے پانچ روپیہ
کی کتابیں مفت عنایت ہونگی یا الحکم ۱۹۰۳ء سے لیکر ۱۹۰۹ء
تک کے کسی ایک سال کا فائل۔

دوم ۔ جو شخص دس روپیہ کی کتابیں خرید کریگا اسے چھ ماہ
تک اخبار الحکم مفت ملیگا ۔ یا اڑھائی روپیہ کی کتابیں مفت
عنایت ہونگی۔

انجمنہائے احمدیہ

کے لیئے یہ عمدہ موقعہ ہے۔ کہ وہ اپنی لائبریریوں کے لئے ایک
ایک کتاب کے کئی نسخے خرید کرلیں۔ اس موقعہ پر

الحکم کے پچھلے فائلوں میں

بھی خاص رعایت کیجاتی ہے اور انکی تعداد صرف ۳۰ ہے
جو صاحب اس موقعہ کو کہو دینگے انہیں پھر یہ قیمتی خزانہ
نہیں ملیگا۔ یہ فائل ۱۹۰۳ء سے لیکر ۱۹۰۹ء تک سات سال
کا مجموعہ ہیں اور مکمل مجموعہ صرف للعہ کو ملیگا۔
جو صاحب یکمشت روپیہ نہ دے سکیں وہ تین قسطوں
میں بھی دے سکینگے۔ اس تاریخ کے بعد یہ مجموعہ بھی اس قیمت
پر نہیں مل سکیگا۔ اسے یاد رکھیئے اس سے پہلے سالوں کے

پرچے صرف وہی لوگ لے سکیں گے
جو ان کے قدر دان ہیں
ان فائلوں کی تعداد بھی بہت ہی کم ہے۔

کتابیں جو نصف قیمت پر ملینگی

حقیقت نماز۔ اسماء الحسنیٰ۔ سالک و ابد۔ النبیح تقریر حضرت
برہان الحق۔ خطبات کریمیہ۔ رپورٹ جلسہ سالانہ ۱۸۹۷ء۔ محامد المسیح
رد چکڑالوی۔ الہامات و اشتہارات حضرت مغفور۔ نور القرآن
ضرورت امام۔ سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب
مراۃ الجہاد۔ تفسیر سورہ تبت یدا۔
اس کے علاوہ بعض اور کتابیں بھی ہونگی جن کی
فہرست مکمل جلسہ پر بھی شائع ہو جائیگی۔ بہتر ہوگا۔ کہ جو احباب
ان کتابوں کو خریدنا چاہیں وہ پہلے سے ایک ایک فہرست
بھیجدیں۔ تاکہ انکے لئے وہ کتابیں پہلے سے ایک پیکٹ کی
صورت میں طیار کرکے رکھی رہیں جس پر کتابوں کی فہرست
معہ قیمت اور نام درج ہوگا تاکہ سہولت رہے۔

تمام درخواستیں **دفتر الحکم کے پتہ پر ہوں**

مینیجر میگزین کا رعایتی اعلان

صدر انجمن احمدیہ نے بغرض اشاعت سال گزشتہ سے احباب
کو منظور کیا ہے۔ کہ بعض کتابوں کی اس موقعہ پر نصف
قیمت کر دیجاوے چنانچہ اس دفعہ ذیل کی کتابوں کی نصف
قیمت کردیگئی ہے۔ مگر جلسہ پر بہت سے احباب لینے والے
ہوتے ہیں اسلیئے احباب اور مینیجر بک ڈپو کی سہولت کے
لیئے یہ تجویز کیگئی ہے کہ جو احباب ان کتابوں کو خریدنا چاہتے
ہیں وہ جلسہ سے پہلے مینیجر بک ڈپو کو فہرست بھیجدیں وہ
ہر ایک کی خواہش کے مطابق پیکٹ بندھوا کر رکھ چھوڑینگے
پھر صرف اتنا کام باقی ہوگا۔ کہ احباب قیمتیں ادا کرکے
کتابیں لے لیں۔ فہرست کتب حسب ذیل ہے۔

براہین احمدیہ حصہ اول ۔ براہین احمدیہ حصہ دوم ۔ براہین احمدیہ حصہ سوم
خطبہ الہامیہ ۔ مسائل حق ۔ لغات القرآن حصہ اول ۔
لغات القرآن حصہ دوم ۔ شرح ترمذی جلد اول ۔
شرح ترمذی جلد دوم ۔ خزینۃ المعارف حصہ اول و دوم ۔
خزینۃ المعارف حصہ سوم و چہارم ۔ سرمہ چشم آریہ ۔ سراب الجہر ۔
برکات الدعا ۔ خلافت راشدہ حصہ دوم ۔ الحق لدھیانہ ۔
الحق دہلی ۔ نسیم دعوت ۔ جنگ مقدس ۔ اعجاز احمدی ۔
حمامۃ البشریٰ ۔ الہدیٰ ۔ سراج المعارف ۔ ضرورۃ الامام ۔
ضیاء القرآن ۔ عیسائیت کی حیرانی حصہ اول ۔ حصہ دوم ۔
خطبات محمدیہ ۔ اسلامی اصول کی فلاسفی ۔ قاعدہ عربی
اردو نواب صاحب ۔ نور القرآن حصہ دوم ۔ ابجدیہ ۔
ہدیہ تائب ۔ پنج ارکان اسلام ۔ سیرۃ الابدال ۔
دعوت دہلی ۔ احمدی کا من ۔ الذکر ۔ راز حقیقت ۔
مبادی الصرف ۔ ستارہ حمدیہ ۔ فضل حق ۔
ابطال الوہیت مسیح ۔ تقریرین ۔ حجۃ الاسلام ۔ سلسلہ
دینیہ حصہ اول ۔ تحفہ قیصرہ ۔ ستارہ قیصرہ ۔ دعوت الحق
دعوت الندوہ ۔ سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب ۔
صبر جمیل ۔ البیان ۔ دافع البلاء ۔ کشف الغطاء ۔
تحفۃ الندوہ ۔ سخن معقول ۔ سچائی کا اظہار ۔ حضرت
اقدس کا ریویو ۔ لیکچر سیالکوٹ ۔ حجام شہادت ۔
رپورٹ جلسہ سالانہ ۱۹۰۶ء ۔ الوصیت ۔ شہادۃ القرآن ۔
تذکرۃ الشہادتین اردو ۔ تذکرۃ الشہادتین فارسی ۔
نعل المسیح ۔ مکمل براہین احمدیہ ۔ ریویو آف ریلیجنز اردو
کی مکمل جلدیں سوائے جلد اول فی جلد ۔ غیر مجلد
نوٹ ہر ایک کتاب کے آگے اسکی رعایتی قیمت درج ہے۔

اخبار الحکم مفت ملسکتا ہے

صرف ان غیر احمدی یا غیر مسلم لوگوں کو جو پانچ دوسرے آدمیوں کو اسکے مضامین سنانیکا سچا وعدہ کریں مفت

تین ماہ کیلیئے جاری ہوگا ۔

کلام الامام میں قرآنی نکات

فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جو قرآن شریف کی تعریف میں فرمایا ہے کہ لو انزلنا ھذا القرآن علی جبل لرایتہ خاشعا متصدعا من خشیۃ اللہ - ایک تو اسکے یہ معنے ہیں کہ قرآن شریف کی ایسی تاثیر ہے کہ اگر پہاڑ پر وہ اترتا تو پہاڑ خوف خدا سے ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا - اور زمین کے ساتھ مل جاتا۔

جب جمادات پر اس کی یہ تاثیر ہے - تو بڑے ہی بیوقوف وہ لوگ ہیں جو اسکی تاثیر سے فائدہ نہیں اٹھاتے اور دوسرے اسکے معنے یہ ہیں کہ کوئی شخص محبت الٰہی اور رضائے الٰہی کو حاصل نہیں کر سکتا جب تک دو صفتیں اس میں پیدا نہ ہو جائیں۔

اول تکبر کو توڑنا جسطرح کہ کھڑا ہوا پہاڑ جس نے سر اونچا کیا ہوا ہوتا ہے گر کر زمین سے ہموار ہو جاوے - اسی طرح انسان کو چاہئے کہ تمام تکبر اور بڑائی کے خیالات کو دور کر کے عاجزی اور خاکساری کو اختیار کرے۔

اور دوسرا یہ ہے کہ پہلے تمام تعلقات اس کے ٹوٹ جائیں جیسا کہ پہاڑ گر کر متصدعا ہو جاتا ہے - اینٹ اینٹ جدا ہو جاتی ہے - ایسا ہی اس کے پہلے تعلقات جو گندگی اور الٰہی ناراضمندی کا موجب تھے - سب ٹوٹ جائیں - اور اب اسکی ملاقاتیں اور دوستیاں اور محبتیں اللہ تعالیٰ کے لئے رہ جاویں

فرمایا: سورۃ الم ترکیف میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قدر اور مرتبہ ظاہر کیا ہے - یہ سورۃ اس حالت کی ہے جب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم مصائب اور دکھ اٹھا رہے تھے - اللہ تعالیٰ اس حالت میں آپ کو تسلی دیتا ہے کہ میں تیرا مویدو ناصر ہوں۔

اس میں ایک عظیم الشان پیشگوئی ہے کہ کیا تو نے نہیں دیکھا کہ تیرے رب نے اصحاب الفیل کے ساتھ کیا کیا یعنی انکو اپنے منصوبہ اور تجویزیں نامراد اور کہا - اور ان کا مکر انہی پر ہی دے مارا - اور چھوٹے چھوٹے جانوران کے مارنے کے لئے بھیجدے ان جانوروں کے ہاتھوں کوئی بندوقیں نہیں بلکہ مٹی تھی - سجیل پکی ہوئی مٹی کو کہتے ہیں - اس سورۃ شریفہ میں اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو

خانہ کعبہ

قرار دیا ہے - اور بتایا ہے کہ جسطرح پر اصحاب الفیل کے حملہ سے بیت اللہ محفوظ رہا اسی طرح پر تو ان مشرکین اور مخالفین سے محفوظ رہیگا - اور تیری کامیابی یقینی ہے - تو منصور اور موید ہوگا - یعنے آپ کی ساری کارروائیوں کو برباد کرنے کے لئے جو سامان آپ کے مخالفین کر رہے ہیں - اور جو تدابیر عمل میں لاتے ہیں - ان کے تباہ کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ انکی ہی تدبیروں اور کوششوں کو الٹا کر انہیں ہلاک کر دیگا - اور تیری ضعیف اور کمزور جماعت انپر غالب رہے گی - جیسے ہاتھی والوں کو ابابیلوں نے تباہ کر دیا۔

خلق الموت والحیات لنبلوکم

یعنے موت اور زندگی کو پیدا کیا تا کہ ہم تمہیں آزمائیں کامیابی اور ناکامیابی بھی زندگی اور موت کا سوال ہوتا ہے کامیابی ایک قسم کی زندگی ہوتی ہے - جب کسی کو اپنے کامیاب ہونے کی خبر پہونچتی ہے - تو اس میں جان پڑ جاتی ہے - اور گویا نئی زندگی ملتی ہے - اور اگر ناکامی کی خبر آجاوے تو زندہ ہی مر جاتا ہے - اور بعض اوقات بہت سے کمزور دل آدمی ہلاک بھی ہو جاتے

یہ بات بھی یاد رکھنی چاہئے کہ عام زندگی اور موت تو ایک آسان امر ہے - لیکن جہنمی زندگی اور موت شوخ و تیز چیز ہے - سعید آدمی ناکامی کے بعد کامیاب ہو کر اور بھی سعید ہو جاتا ہے - اور خدا تعالیٰ پر ایمان بڑھ جاتا ہے - اسکو ایک مزہ آتا ہے - جب وہ غور کرتا ہے کہ میرا خدا کیسا ہے؟

ہدی للمتقین

قرآن مجید کی اصل غرض اور غایت تقویٰ کی تعلیم دینا ہے - اتقا تین قسم کا ہوتا ہے پہلی قسم اتقا کی علمی رنگ رکھتی ہے یہ حالت ایمان کی صورت میں ہوتی ہے - اس کو یؤمنون بالغیب کے الفاظ میں ادا کیا ہے - دوسری قسم عملی رنگ رکھتی ہے جیسا کہ یقیمون الصلوٰۃ میں فرمایا ہے - انسان کی وہ نمازیں جو شبہات اور وساوس میں مبتلا ہیں کھڑی ہی نہیں ہوتی ہیں اس لئے اللہ تعالیٰ نے یصلون نہیں فرمایا - بلکہ یقیمون فرمایا - یعنے جو حق ہے - اسکے ادا کرنے کا ہر ایک چیز کی ایک علت غائی ہوتی ہے - اگر اس سے رہ جاوے تو وہ بے فائدہ ہو جاتی ہے یقیمون الصلوٰۃ سے لوازم الصلوٰۃ معراج ہے - اور یہ وہ حالت ہے کہ اللہ تعالیٰ سے تعلق شروع ہوتا ہے... مکاشفات اور رویاء صالحہ آتے ہیں - لوگوں سے انقطاع ہو جاتا ہے - اور خدا کی طرف ایک تعلق پیدا ہونے لگتا ہے - یہانتک کہ تبتل تام ہو کر خدا سے کامل تعلق پیدا کر لیتا ہے۔

اعلیٰ درجہ کے مومن مریم صفت ہوتے ہیں - جس کے لئے قرآن مجید میں آیا ہے۔

احصنت فرجہا فنفخنا فیہا من روحنا

ہر ایک مومن جو تقویٰ و عبادت میں کمال پیدا کرے وہ بروزی طور پر مریم ہوتا ہے - اور خدا اسمیں اپنی روح پھونک دیتا ہے - جو کہ ابن مریم بن جاتی ہے - زمخشری نے بھی اس کے یہی معنے کئے ہیں کہ یہ آیت عام ہے - اور اگر یہ معنے نہ کئے جاویں - تو بہت سے مشکلات پیش آتے ہیں - اور اس کے علاوہ اس آیت میں ایک پیشگوئی ہے کہ اس امت میں ابن مریم پیدا ہوگا۔

اطلاع

بوجہ تقریب جلسہ ۲۸ مارچ ۱۹۱۰ء کا الحکم شائع نہ ہوگا - بلکہ ۲۸ مارچ و ۷ اپریل ۱۹۱۰ء کا الحکم اکٹھا شائع ہوگا جسمیں انشاءاللہ العزیز جلسہ کے کل حالات دینے کی کوشش اور جلسہ نمبر ہوگا۔

(ایڈیٹر)

طاعون اور اُس کا علاج

طاعون پنجاب کے مختلف اضلاع میں پھر ترقی کر رہا ہے اور یہ ترقی نہایت خطرناک اور بھیانک رنگ میں ہو رہی ہے گزشتہ دو تین سال میں طاعون کی کمی ہاں نمایاں کمی دراصل ایک خاص مصلحت اور منشاء الٰہی کے نیچے تھی۔ اہل دل ایسی باتوں سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ مگر کوتاہ اور سنت اللہ سے ناآشنا ان پر ہنسی اڑاتے ہیں تاہم میرا فرض ہے کہ جن امور کو میں واقعات اور صداقتوں کی صورت میں صحیح یقین کرتا ہوں انہیں پبلک کے سامنے رکھوں شاید کوئی سعید الفطرت ان سے فائدہ اُٹھاوے۔

اصل بات یہ ہے کہ طاعون کے متعلق حضرت مسیح موعود مغفور نے اللہ تعالیٰ سے الہام پاکر شائع کیا تھا۔ کہ یہ اہل ملک کو خدا تعالیٰ کی طرف متوجہ کرنے کے لئے انذار ہے مگر بہت تھوڑے لوگوں نے فائدہ اُٹھایا اسی سلسلہ میں

افطر و اصوم

بھی ایک الہام آپ کو ہوا یعنے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ

میں روزہ رکھونگا اور روزہ کھولونگا

مطلب یہ تھا کہ کچھ عرصہ تک طاعون کا التوا ہوگا اور پھر طاعون شروع ہو جاوے گا۔ گذشتہ تین سال کا زمانہ اصوم کا زمانہ تھا جبکہ ملک بھر میں طاعون کی وارداتیں رک گئیں۔ اور بعض ناعاقبت اندیشوں نے ان آیات اللہ سے استہزا کرنے والوں نے اخبارات اور تقریروں میں یہ ظاہر کرنا شروع کیا کہ

اب طاعون نہیں ہوگا۔

اور طاعون کے اُٹھ جانے کی وجہ حضرت مسیح موعود مغفور کا رفع بتایا۔ اسی طرح پر جس طرح پر فرعونیوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے وجود باجود کو نعوذ باللہ منحوس قرار دیا تھا۔ صاف الفاظ میں ان دشمنان عقل و دین نے کہا کہ یہ نحوست تھی۔ جو اس واقعہ وفات سے دور ہوگئی (نعوذ باللہ) مگر اب واقعات نے بتا دیا ہے کہ

وہ جھوٹے تھے اور سخت جھوٹے تھے

چونکہ گذشتہ سالوں کے اندر خدا تعالیٰ کے موعود خلیفہ کی وفات کا واقعہ ہونیوالا تھا اس لئے اللہ تعالیٰ نے اس واقعہ وفات کو بالکل طاعونی شک و شبہ سے پاک رکھنے کیلئے طاعون کو اُٹھا دیا۔ یہاں تک کہ سب کہہ اُٹھے کہ طاعون جاتی رہی جب یہ مقصد پورا ہو چکا تو خدا تعالیٰ نے پھر اس عذاب کو بھیجدیا اور اس طرح پر

افطر و اصوم کی پیشگوئی پوری ہو گئی

ہنسی کرنا اور بات ہے اور خشیۃ اللہ سے لبریز دل لیکر خدا تعالیٰ کی باتوں پر غور کرنا اور ان سے فائدہ اُٹھانا امر دیگر

بہر حال ملک میں طاعون شدت سے پھیل رہا ہے اور یہ مسیح موعود مغفور کی اسی پیشگوئی کے ماتحت پھیل رہا ہے جو افطر و اصوم کے رنگ میں کی گئی تھی۔ اب افطار کا زمانہ ہے اور سخت خوف دلا رہا ہے۔

اس وقت میں مناسب سمجھتا ہوں کہ اہل ملک کے فائدہ کے لئے طاعون کا علاج جو خدا تعالیٰ کے مامور مہدی مغفور نے بتایا ہے شائع کر دوں۔

وہ لوگ جو ملک اور اہل ملک کی خدمت کرنا اور اس مصیبت میں ان کی ہمدردی کرنا اپنا فرض سمجھتے ہیں اس علاج کو عام طور پر مشتہر کر دیں۔ اور لوگوں کو بتائیں اخبارات کے ایڈیٹر صاحبان اگر اسے اپنے اپنے پرچوں میں شائع کر دیں گے۔ تو عند اللہ ماجور ہوں گے۔

علاج یہ ہے

عمدہ جدوار کو سرکہ میں پیس کر بقدر سات رتی بڑوں کے لئے اور بقدر دو رتی چھوٹوں کے واسطے گولیاں بنا دیں اور صبح اور شام اس دوا کے ساتھ کھائیں۔ کیمفر کو ۵ قطرہ۔ وائینم ایپکاک ۹ قطرہ۔ سرٹ کلورافارم ۱۵ قطرہ۔ عرق کیوڑہ ۵ تولہ۔ عرق سلطان الاشجار یعنے سرس ۵ تولہ باہم ملا کر اور تین چار تولہ پانی ڈال کر گولی کھانے کے بعد پی لیں اور یہ خوراک اول حالت میں ہو ورنہ حسب برداشت کیمفر کو ۰ ۳ بوند تک اور سپرٹ کلورافارم ۰ ۴ بوند تک اور عرق کیوڑہ ۰ ۲ تولہ تک اور عرق سرس ۲۵ تولہ تک ہر ایک شخص استعمال کر سکتا ہے بلکہ مناسب ہے کہ وزن بیان کردہ کے اندر اندر حسب تجربہ عمل طبیعت ان ادویہ کو بڑھاتے جاویں کہ تا پورا وزن ہو کر جلد طبیعت میں اثر کرے مگر بچوں میں بلحاظ عمر کے کم مقدار میں دینا چاہیئے۔ حتے المقدور ہر روز غسل کریں اور پوشاک بدلیں اور بدروئیں گندی نہ ہونے دیں مکان کے اُوپر کی چھت میں رہیں اور مکان صاف رکھیں اور خوشبودار چیزیں عود وغیرہ گھر میں جلاتے رہیں۔ اور کوشش کریں کہ مکانوں میں تاریکی اور حبس ہوا نہ ہو۔ اور گھر میں اس قدر ہجوم نہ ہو کہ بدنی عفونتوں کے پھیلنے کا احتمال ہو۔ جہاں تک ممکن ہو۔ گھروں میں لکڑی اور خوشبودار چیزیں بہت جلائیں اور گھر میں بہت سے کچے کوئلے اور چونہ بھی رکھیں اور اس قدر گھر کو گرم رکھیں کہ گویا گرمی کے موسم سے مشابہ ہے اور دروج عقربی کے ہار پرو کر دروازوں پر لٹکا دیں۔ اور اصل علاج

سب سے ضروری بات یہ ہے

کہ خدا تعالیٰ سے گناہوں کی معافی چاہیں۔ دلوں کو صاف رکھیں اور نیک اعمال میں مصروف ہوں۔ استغفار بہت پڑھا کریں۔

حضرت خلیفۃ المسیح کے ارشاد کے موافق (۱) الحمد شریف (۲) درود شریف (۳) لاحول اور (۴) استغفار کثرت سے پڑھیں اور وہ دعا جو الحکم میں شائع کی گئی ہے کثرت سے پڑھیں۔ اصل علاج یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ سے صفائی ہو اور ایک پاک تبدیلی پیدا ہو جاوے۔

علاوہ بریں مرہم عیسیٰ کا استعمال بھی علاج میں داخل ہے۔ یہ وہ مرہم ہے۔ جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ان چوٹوں اور زخموں کے لئے بنائی گئی تھی جبکہ نااہل یہودیوں نے آپ کو صلیب پر کھینچا تھا اور آپ بفضلہ تعالیٰ اس پر سے زندہ اُتر آئے تھے۔ چالیس دن تک یہ مرہم صلیبی زخموں پر لگتی رہی اور اسی سے خدا تعالیٰ نے آپ کو شفا بخشی۔ یہ مرہم طاعون کی سب قسموں کے لئے فائدہ مند ہے

نعوذ باللہ اگر یہ مرض نمودار ہو۔ تو اس مرہم کو لگانا شروع کریں۔ یہ مادہ سمی کی مدافعت کرتی ہے۔ اور پھنسی یا پھوڑے کو طیار کر کے ایسے طرز پر پھوڑ دیتی ہے۔ کہ اس کی سمیت دل کی طرف رجوع نہیں کرتی اور نہ بدن کی طرف پھیلتی ہے۔

الغرض

یہ ہے علاج طاعون کا۔ خدا کرے کہ لوگ اس سے فائدہ اٹھاویں ورنہ

مرادِ ما نصیحت بود کردیم

حضرت خلیفۃ المسیح اور گورنمنٹ اور مسلمان

یہ بات کسی تشریح کی محتاج نہیں ہے کہ مسلمانوں کو اللہ تعالےٰ نے بادشاہ وقت کی اطاعت اور فرمانبرداری کی پاک تعلیم دی ہے اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے پیشوا اور امام حضرت مسیح موعود مغفور نے اس تعلیم کی جس قدر اشاعت اور پھر اپنی جماعت کو تاکید کی ہے وہ ایک ضرب المثل کا رنگ اختیار کر چکی ہے اس پر ہمارے موجودہ امام حضرت خلیفۃ المسیح سیدنا نورالدین ظلہ تعالےٰ نے جو اضافہ کیا ہے وہ مسلمانوں اور دوسرے لوگوں کے لئے

واجب الاتباع

ہے۔ حضرت مسیح موعود مغفور کے زمانہ میں شورش اور انقلاب کی صدائیں اس قدر نہیں اُٹھتی تھیں۔ اس لئے وفاداری اور اطاعت سرکار کی تعلیم اور تلقین پر زور دینا اور قوم سے اس امر خاص کو شرائط بیعت میں داخل کر کے بیعت لینا عظیم الشان امر تھا مگر آپ کے بعد جب

خطرناک ایجی ٹیشن

شروع ہوئی تو حضرت خلیفۃ المسیح نے اس پر مستزاد کیا اور قوم کو ان عملی تدابیر کی طرف توجہ دلائی اور وہ توجہ بھی مذہبی رنگ میں جو اس قسم کی شورشوں کی اصلاح کا موجب ہو سکتی ہے چنانچہ اول آپ نے

مخفی سوسائیٹیوں سے الگ رہو

کی تعلیم دی اور بتایا کہ جس قدر مخفی سوسائیٹیاں ہوتی ہیں وہ سب خطرناک ہیں اور قرآن مجید نے ایسی خطرناک سوسائیٹیوں کو نجویٰ کہہ کر ان میں شمولیت سے منع کیا ہے ہماری جماعت کو کبھی اس قسم کی سوسائیٹیوں سے کوئی تعلق نہیں رکھنا چاہیئے اور خواہ وہ کیسی ہی سوسائیٹی ہو جبکہ اس کے اغراض و مقاصد عام اور پبلک نہیں ہوئے۔ قطعاً اس سے کوئی واسطہ اور تعلق نہ ہو یہ تعلیم جس اعلےٰ درجہ کی حزم اور احتیاط کو اپنے اندر رکھتی ہے وہ ظاہر امر ہے۔ مگر حضرت خلیفۃ المسیح نے ایک ہی ارشاد کے ماتحت ان تمام مضرتوں اور بُرے نتائج سے قوم کو بچالیا کہ

کسی مخفی سوسائیٹی سے تعلق ہی نہ ہو

اگر تمام ہندو اور مسلمان اس امر پر متفق ہو کر عمل کریں۔ تو آج ملک سے بدامنی اور انارکی کے کیڑے ہلاک ہو جاویں یہ

گورنمنٹ کی بہت بڑی خدمت ہے

مگر کیا اس خدمت کی تہ میں کوئی لالچ ہے کوئی غرض اور مقصود ہے قطعاً نہیں۔ محض اپنا فرض مذہبی سمجھ کر اس کو ادا کیا ہے۔ اگر وہ لوگ جو اپنی قوم میں اس قسم کا رسوخ رکھتے ہیں یعنے جو مذہبی لیڈر۔ اور پیشوا ہیں اپنے متبعین کو اس قسم کی ہدایات دیں تو ان سے بہت بڑا فائدہ پہونچ سکتا ہے یہ عملی تدبیر ہے۔ اس کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح ایک اور زبردست اور بہائت ہی

قابل قدر نمونہ

قائم کرنا چاہتے ہیں اور سب سے پہلے ایک تعلیم قوم کو دیتے ہیں وہ یہ ہے کہ اگر کسی تحریر یا تقریر میں کوئی ایسا امر ہو جو گورنمنٹ کے اغراض و مقاصد کو نقصان پہونچانے والا ہو اس کی ہرگز پردہ پوشی نہ کرو ایسی تقریر یا تحریر خواہ کسی بھی شخص کی ہو اس سے اگرچہ یہ ممکن ہے کہ تھوڑی دیر کے لئے بعض لوگ جوش ظاہر کریں۔ مگر حضرت خلیفۃ المسیح یہ چاہتے ہیں کہ یہ پولیسی خطرناک ہے کہ ایک زہریلے مادے کو اندر ہی اندر پرورش پانے دیا جاوے۔

ہندو لیڈروں سے جو غلطی ہوئی ہے وہ یہی ہے کہ انہوں نے ایسے لوگوں کا یا ایسی تحریروں کا علم رکھتے ہوئے بھی وہ ناقص تھا یا کامل بجائے اس کے کہ اس کی اطلاع گورنمنٹ کو دیکر اس کے انسداد کی کوشش کرتے خاموشی اختیار کی اور بعد میں وہ زہر خطرناک طور پر ظاہر ہوا۔ ہمیں اس راہ کو اختیار نہیں کرنا چاہیئے۔ ایک عضو جو زخمی ہو کر باقی جسم کو بگاڑنا چاہتا ہے اس کا کاٹ دینا بہتر ہے۔ کیونکہ اس کے الگ کرنے سے سارا جسم محفوظ ہو سکتا ہے۔ اگرچہ تھوڑی دیر کے لئے تکلیف محسوس ہوتی ہے۔ مگر اس کا انجام بحمد اللہ مفید اور پُر امن ہوتا ہے۔

پھر اس قسم کے امور وفاداری اور خیر خواہی کے کسی ذاتی غرض اور مقصد کو لیکر نہیں ہونے چاہئیں۔ بلکہ خدا تعالیٰ کا ہی ارشاد اور حکم ہے۔ اس قسم کی عملی تدبیروں سے حضرت خلیفۃ المسیح جو کام گورنمنٹ کی ہوا خواہی کا کر رہے ہیں وہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لئے ایک فخر اور جائز عزت کا موجب ہے اس لئے کہ وہ مسلمانوں میں عملی روح پیدا کرنا چاہتا ہے۔

پس میں حضرت خلیفۃ المسیح کے اس طرز عمل سے جو وہ ہمیں دکھا رہے ہیں مسلمانوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ

گورنمنٹ کی اطاعت و وفاداری مذہبی فرض سمجھو

اور اس کی سب سے بڑی یہی صورتیں ہیں اول جو لوگ اہل اثر ہیں۔ یعنی اپنی قوم شہر اور محلہ میں اہل اثر ہیں خواہ وہ کسی صورت سے اہل اثر ہیں وہ اپنے متبعین اور زیر اثر لوگوں کے ذہن نشین کریں۔ کہ

گورنمنٹ برطانیہ کا وجود ہمارے لئے رحمت ہے

ہمیں اپنے مذہب کی اشاعت و تبلیغ کے لئے آزادی مذہبی فرائض کی بجا آوری میں آزادی اور پھر ان امور کے لئے ہر قسم کے سامانوں کا میسر آنا اسی راج کا نتیجہ ہے۔

دوم۔ وہ مسلمانوں کو بتائیں کہ کسی قسم کی بھی مخفی سوسائٹی میں کبھی شریک نہ ہوں یہ قرآن کریم کے منشاء کے خلاف ہے۔

سوم۔ اگر وہ کسی بچہ یا نوجوان یا بوڑھے عالم یا صوفی امیر یا غریب غرض کسی طبقہ کا بھی ہو) کی کسی قسم کی ایسی کمزوری دیکھیں یا سُنیں۔ جو اپنا زہریلا اثر گورنمنٹ کے متعلق دوسرے لوگوں تک پہونچاتی ہو۔ یا اس سے پہونچنے کا احتمال ہو تو فوراً اس کے انسداد کے بہتر تدبیر بزیر حکم اپنے اپنے مقتدا کے کرتے رہیں۔

بہرحال۔ **گورنمنٹ کی وفاداری کا عملی پہلو اختیار کرو**

اُمید ہے۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح کا یہ طرز عمل مسلمان لیڈروں کے لئے اسوہ حسنہ ہوگا اور اس سے بہترین نتائج کے پیدا ہونے کی انشاء اللہ العزیز پوری اُمید ہے۔

جب تک ہندو اور مسلمان لیڈر اس اصول کو مدنظر نہیں رکھتے اور اس پر عملدرآمد نہیں کرتے۔ اس وقت تک وفاداری کا اظہار صرف لفظی پہلو رکھتا ہے۔ جس پر ہز آنر نے ہندو لیڈروں کو توجہ دلائی تھی مجھے امید کرنی چاہیئے۔ کہ مسلمان اس قسم کی غلطی نہیں کریں گے۔

وَاللّٰہِ التَّوْفِیْق

انجمن حمایت اسلام لاہور اور مسلمان لیڈروں سے اپیل

"الصلح خیر"

من از آن حسن روز افزوں کہ یوسف داشت دانستم
کہ عشق از پردہ عصمت بروں آرد زلیخا را

لاہور کی انجمن حمایت اسلام میں دھڑا بندی کے خوفناک ڈراما کا آخری سین عدالت کے ذریعہ ادا کیا جانا تجویز کیا ہے۔ جس سے بڑھکر رنجدہ افسوسناک خبر مسلمانوں کے لئے۔ نہیں ہو سکتی۔

انجمن حمایت اسلام کی مخالفت کا جب پہلی مرتبہ اخباری دنیا میں چرچا شروع ہوا۔ اسوقت میں نے محض ابتغاءً لوجہ اللہ فریق مخالف کو مشورہ دیا تھا۔ کہ وہ خدا کے لئے بنے ہوئے کام کو نہ بگاڑیں۔

اسوقت یہ معاملہ کسی نہ کسی طرح آخر دب گیا۔ اور مسلمانوں نے نہایت اطمینان اور خوشی کے ساتھ اس خبر کو سنا اور پڑھا۔ کہ انجمن کے دونوں فریقوں میں صلح ہو گئی۔ مگر افسوس یہ صلح

دیرپا اور مستقل

ثابت نہیں ہوئی اس وقت آگ صرف دبا دی گئی تھی اور بجھائی نہیں گئی حالانکہ میرا یہ خیال ہے کہ

آگ بجھانے سے ہی بجھا کرتی ہے

چنانچہ اس مرتبہ اس مخالفت کا جو شعلہ بلند ہوا ہے وہ بجائے بجھنے کے زیادہ خطرناک اور تیز ہو رہا ہے۔ میری غرض اس آرٹیکل میں یہ نہیں کہ میں انجمن کے کسی کو ایک فریق کی مخالفت اور دوسرے کی تائید کروں۔ اس لئے اس کا نتیجہ

اب مفید نہیں بلکہ مضر ثابت ہوگا

اور خواہ مخواہ ایک فریق کو بھڑکانا اور دوسرے کو جرأت اور حوصلہ دلانا ہے بلکہ میری غرض اس مضمون میں جو اس سلسلہ کا شاید پہلا نمبر ہوگا یہ ہے کہ

الصلح الخیر

کی طرف انجمن کی دونوں پارٹیوں کو توجہ دلاؤں یہ قرآن کریم کا ارشاد ہے اور یہ دونوں فریقوں کے لئے واجب التسلیم ہے

انجمن حمایت اسلام نے مسلمانوں اور اسلام کی کچھ نہ کچھ نہیں بہت بڑی خدمت کی ہے اس کی تصنیفات ملک میں مقبول ہوئیں اور مفید ثابت ہوئی ہیں۔ مسلمان نوجوانوں میں تعلیم کا اور مسلمانوں میں تعلیمی ضروریات کے سرانجام دینے کا مذاق پیدا کرنے میں انجمن کامیاب ہوئی ہے اس بنے ہوئے کام کو بگاڑنا یا اس کی اصلاح کے لئے وہ تجاویز اختیار کرنا جو بجائے خود ایک فساد اور نقص کی راہ ہے۔ کبھی بابرکت اور مفید نہیں ہوگی اس لئے اے اُمت مرحومہ کے معزز افراد میں نہایت درد دل کے ساتھ آپ کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ آپ ان دونوں گروہوں میں

صلح کرانے

کے مبارک اصل کو ہاتھ میں لیں۔ مقدمہ بازی کا سلسلہ ایک ہی فریق کے خلاف ختم نہیں ہو جائے گا بلکہ یہ سلسلہ لمبا ہوگا اور وہ فریق جس پر مقدمہ بازی کا پہلا حملہ کیا گیا ہے کب خاموش رہنے گا وہ دوسری صورتیں اختیار کریگا اور اس طرح پر مسلمانوں کی عزت ان کا روپیہ اور وقت ضائع ہوگا اور اگر اس نقصان کے نتائج بھی کوئی مفید اور عمدہ ہونے کا یقین ہوتا تو ان نقصانات کو بھی گوارا کرنے کے لئے صبر سے قدم اُٹھایا جاتا مگر اس کا انجام

ایک قومی کام کی تباہی

کا بھیانک نظارہ دکھا رہا ہے اس میں کوئی شک نہیں کہ مقدمہ بازی کے لئے جلدی کی گئی اور اس ہتھیار کو ہاتھ میں لینے سے پہلے ضرورت تھی۔ ممبران قوم کی خدمت میں اپیل کرنے کی اگر باہمی مشورہ سے بھی یہ معاملہ طے نہ ہوتا تو ہز آنر لفٹنٹ گورنر پنجاب کی خدمت میں مسلمانوں کے قائم مقاموں کا ایک ڈیپوٹیشن عرض حال کے لئے جاتا اور ہز آنر اپنے ذاتی اثر اور وجاہت سے اس قضیہ کو فیصلہ کرا دیتے۔ مگر ایسا نہیں کیا گیا اب بھی کچھ نہیں بگڑا۔ مسلمانوں کے سمجھدار اور صاحب اثر لوگ مل کر اس قضیہ نامرضیہ کے تصفیہ کی کوئی صورت نکالیں ورنہ یہ آگ نہایت نقصان پہونچانے والی ہو جائے گی۔ میں اس بات کو بلا خوف تردید ماننے کے لئے طیار ہوں کہ ذاتیات کا اثر ہے اور اس میں بھی کوئی شبہ نہیں کہ بعض نقائص ہیں۔ جن کی اصلاح کی حاجت ہے مگر

فریق طالب اصلاح

کی غرض بھی محض اصلاح نہیں اور فریق اول بھی حسن ظنی اور اخلاص کے درجہ سے گر رہا ہے بہرحال جو کچھ بھی حالت ہے ہے اس وقت جس امر کی ضرورت ہے وہ

الصلح خیر

ہے میری دانست میں ایک کمیشن مقرر ہو جانا چاہیئے جو فریقین کے بیانات لیکر ایک قطعی فیصلہ کر دے اور وہ فیصلہ بالاتفاق قابل تسلیم سمجھا جاوے

آہ! صد آہ!!

اگر مسلمان ضرورت امام کے مسئلہ کو اب بھی تسلیم کر لیں تو اس دکھ سے انہیں نجات ہو ایک وجود کا فیصلہ قابل تسلیم ہو تو ساری آگ یکدم بجھ جاوے مگر یہ بات انہیں کون سمجھائے اور کیونکر سمجھائے۔ بالآخر میں پھر مسلمان لیڈروں سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ اس مقدمہ بازی کے سلسلے کو روکنے کا انتظام کریں اور صلح کے لئے قدم اُٹھاویں میں حتی الامکان اس معاملہ میں سعی کرونگا اور کر رہا ہوں مگر میری آواز نقار خانے میں طوطی کی آواز ہے تاہم انشاءاللہ میں تھکونگا نہیں اور اس معاملہ میں پوری سعی کرتا رہونگا یہاں تک کہ خدا تعالیٰ کا فضل نازل ہو اور یہ اختلاف مٹ جاوے۔ مسلمان اخبار نویس صلح کے مضمون پر قلم اٹھائیں اگر انہوں نے خاموشی اختیار کی تو اس سے بڑھکر قومی غفلت کا اور کیا ثبوت ہوگا۔

مہاراجہ پٹیالہ کی فیاضی

ہندوستان کے ذریعہ معلوم ہوا ہے کہ مہاراجہ صاحب نے ان لوگوں کو جو پٹیالہ کیس میں پٹیالہ سے خارج کر دئے گئے تھے پٹیالہ میں واپس آ جانے کی اجازت دیدی ہے مہاراجہ صاحب کی یہ اولوالعزمی اور صفح کی پالیسی بہت گہرا اثر پیدا کرنے والی انشاءاللہ ثابت ہوگی۔ الحکم میں جہاں پٹیالہ کیس کے متعلق یہ ظاہر کیا جاتا رہا ہے کہ ایسے خطرناک جرائم کے واقعی مجرم کوئی بھی ہوں۔ سخت سزاؤں کے مستحق ہیں وہاں ان کے معافی مانگ لینے پر الحکم نے ہی یہ ظاہر کرنے میں پہلو تہی نہیں کیا کہ ان کی معافی منظور ہو جانی چاہیئے ایسا ہی ان کے مخرج ہونے کے حکم پر الحکم نے زعیم الناظرین یہ سفارش کرنا اپنا فرض سمجھا تھا اور لکھا تھا کہ جبکہ تمہیں بری کر دیا گیا تھا تو انہیں ملازمت سے موقوف اور ریاست سے خارج کرنے کی سزا بھی اگر نہ دی جاتی تو یہ فیصلہ اور بھی اطمینان سے دیکھا جاتا۔ غرض الحکم نے اپنی رائے کو نہایت دیانت اور صفائی سے دینے میں کبھی مضائقہ نہیں کیا اس لئے کہ ہمارا مذہب اور ہمارا امام ہمیں یہ تعلیم دیتا ہی نہیں کہ کسی کی خاطر سے ہمیں دشمنی ہو بلکہ شفقت علی خلق اللہ کو ایمان کا جزو اعظم قرار دیا ہے اس لئے اس فیصلہ پر ہمیں ازبس خوشی ہے اور ہم مہاراجہ صاحب کی اس فیاضی کو بہترین امید دن کا پیش خیمہ یقین کرتے ہیں کیا عجیب کہ مہاراجہ صاحب انہیں اپنے عہدوں پر بحال کر کے اور بھی لطف و کرم کا ثبوت دیں اور اس طرح وہ ان قلوب کو تسخیر کریں گے ۔

مختصر نوٹ

دبی زبان سے اعتراف

اہل حدیث نے ۱۸ مارچ کی اشاعۃ میں ضرورت مرکز پر بحث کرتے ہوئے ہمارے سلسلہ کے متعلق ذیل کا ریمارک پاس کیا ہے۔

"آج ہمارے پڑوس میں قادیانی جماعت فخر کرتی ہے کہ ہمارا مرکز وحدت (امام) ہے اور ہمارے سوا کسی کا نہیں حالانکہ ہم دیکھتے ہیں کہ ان لوگوں میں بھی اس قسم کے اختلاف ضرور ہیں جو فہم مسایل سے تعلق رکھتے ہیں"۔

مولوی ثناء اللہ صاحب کا یہ خیال سراسر غلط اور خلاف واقعہ ہے ہرچند افہام مختلف ہیں لیکن ہماری جماعت بحمد اللہ اپنے امام کے فیصلہ کو ہر امر میں

قطعی اور یقینی تسلیم کرتی ہے

اس غلط فہمی کے رفع کرنے کے بعد میں اس امر کے اظہار کے لئے پھر دل میں جوش پاتا ہوں اور احمدی قوم کو مبارکباد دیتا ہوں کہ اس کا اسوہ اس امر میں بہر حال اسوہ حسنہ ہے مجھے تو حیرت ہی ہوتی ہے کہ یہ لوگ جو اپنے آپ کو اہل سنت والجماعت کہتے اور کہلاتے ہیں۔ جس حال میں کوئی امام مفترض الطاعۃ نہیں رکھتے۔ تو جماعت بدون امام کیونکر بناتے ہیں۔ ہمارے منکرو! سچائی سے مونہہ پھیرنا اچھا نہیں مخالفت کیوں ہماری خوبیوں کی تسلیم سے تمہیں روکتی ہے؟ یہ امر واقعہ ہے۔ کہ مسلمانوں میں صرف یہی ایک قوم ہے جو باوجود مختلف طبیعتوں اور مختلف مذاقوں کے پھر بھی ایک امام کے فیصلہ کو سامنے

سر جھکا دیتی ہے

اور یہی مبارک راہ اتحاد کی ہو سکتی ہے۔ سوچو تو اس میں تمہارے لئے نور ہدایت ہے

لم تقولون ما لا تفعلون

مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری نے مولانا شبلی کے اس مضمون پر جو ضرورت مرکز پر انہوں نے شایع کیا ہے تنقید کی ہے اور ضرورت مرکز کو تسلیم کرتے ہوئے عام مسلمانوں کے اتحاد کیلئے بتایا ہے۔ کہ صرف   لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

کو بطور قدر مشترک لیکر فروعی تنازعوں میں نہ پڑ کر اتحاد ہو سکتا ہے یا وہ سرے الفاظ میں یوں کہو کہ جہاں تک ہمارا اتفاق ہے اور فروعی تنازعین بھی رہیں مگر وہ بموجب عناد اور عداوت نہ ہوں اسی ضمن میں انہوں نے اپنے نقطہ نزاع کو جو غیر احمدیوں اور ان کے درمیان ہے۔ دہرایا ہے۔

افسوس ہے کہ جب ہمارے امام مغفور نے "الصلح خیر" کا اشتہار دیا۔ تو سب سے اول مخالفت کرنیوالے یہی بزرگ تھے اور اسی اخبار میں یعنے ۱۸ مارچ کے اہل حدیث میں وزیر آبادی حافظ کی دعوت والے مضمون پر دو صفحہ کا مضمون لکھا اور بڑے فخر سے وزیر آبادی حافظ کے خط کو شایع کیا جسمیں اس نے لکھا ہے کہ

"میں مرزائیوں کی دعوت نہیں کی بلکہ عزیز عبد الجبار کو سخت منع کیا .... نہ ان لوگوں سے مصافحہ کیا نہ انکی کسی نوع کی خاطر کی"

مولوی ثناء اللہ صاحب خود ہی بتائیں کہ یہ فعل وزیر آبادی حافظ کا جس پر وہ فخر کرتا ہے قابل ملامت ہے یا قابل تعریف؟ اور کیا مولوی ثناء اللہ صاحب کا یہ مذہب نہیں کہ وہ حضرت مرزا صاحب مغفور کے مریدین کو کافر نہیں کہتا؟ اور ان سے سلام علیکم کرنا اور مصافحہ کرنا درست نہیں جانتا؟

وزیر آبادی حافظ کی دعوت کے واقعہ پر مجھے اس نوٹ کے لکھنے کی ضرورت نہیں تھی اور نہ میں اس کے مصافحہ سے یا تواضع سے احمدیوں کی رفعت شان یقین کرتا ہوں۔ اگر وہ احمدیوں سے عبوس الوجہ رہتا ہے یا اپنے بیٹے کے مدعو کردہ لوگوں سے اس نے مصافحہ نہیں کیا تو اس سے اس کے اپنے اخلاق کی کمزوری ثابت ہوتی ہے نہ کچھ اور۔ مگر جس حال میں مسلمانوں میں اتحاد کا شائق ثناء اللہ مانتا ہے کہ

لا اکراہ فی الدین

قرآن کریم کا ارشاد ہے اور اس پر عمل ہونا چاہیئے اور ہر شخص اپنے فہم کے لئے مختار ہے اور موجودہ نفاق اور شقاق نفسانیت کا مسئلہ ہے تو یہ مسئلہ انہیں احمدیوں کے متعلق کیوں بھول جاتا ہے؟ اس لئے میرا حق ہے۔ کہ میں اپنے امرتسری منکر کو

لم تقولون ما لا تفعلون

پر توجہ دلاؤں۔ اسی ضمن میں ہمارے سلسلہ پر جو دروغ بیانی کا الزام لگایا ہے یہ بھی سراسر جھوٹ ہے اسی واقعہ دعوۃ کے متعلق خود وزیر آبادی حافظ کا خط شہادت دیتا ہے کہ احمدیوں کی دعوت کیگئی۔ پھر جبکہ یہ امر بجائے خود مستحسن تھا۔ بُرا نہیں تھا۔ تو اس پر اتنی لمبی بحث کی حاجت ہی کیا تھی؟ اگر مولوی ثناء اللہ صاحب نفسانیت سے مخالفت نہیں کرتے جس کا وہ اعتراف کرتے ہیں۔ تو وہ انصاف سے کہیں کہ انہیں خوش ہونا چاہیئے تھا یا نعل در آتش وہ سمجھتے۔ کہ مسلمانوں میں اتحاد کے لئے قدم بڑہایا جا رہا ہے حافظ وزیر آبادی کے سعادتمند بیٹے نے اگر نیکی اور مصالحت اور باپ سے بڑھ کر فراخدلی کی طرف قدم اٹھایا تو کیا برا کیا کبھی   پدر نتواند پسر تمام کند

کا بھی وقت آجایا کرتا ہے غرض مولوی ثناء اللہ صاحب کا یہ مضمون خود ان کی اپنی نظیر اور نکتہ خیال سے اس قابل ہے کہ وہ اس پر تہوک دیں اور اپنی غلطی کا اعتراف کریں اور اپنے روحانی باپ وزیر آبادی کو ان الفاظ کے لئے ملامت کریں جو انہوں نے اپنے خط میں لکھے ہیں۔ کاش ہمارے مخالف فراخ حوصلگی سے کام لیں۔

مہ نور میفشاند و سگ بانگ مے زند

ایسی نکتہ چینی جو دیانت اور حق پژوہی کے اصولوں سے کی جاوے۔ کبھی بھی معیوب اور مکروہ نہیں سمجھی گئی۔ لیکن جہاں محض عداوت او شرارت مدنظر ہو وہ لعنتی کام ہے۔

معزز ہم عصر بدر نے ارشادات نبوی کے تحت میں کہانا کہانے کے متعلق بعض ارشادات نبوی دیکر ان کی فلاسفی بیان کی تھی۔ ان میں سے کہانا کہانے کے بعد انگلیاں چاٹنے پر بھی ایک نوٹ تہا۔ لاہور کی گوشت خور پارٹی کے آرگن آریہ گزٹ (جس نے الحکم سے تبادلہ بند کر کے اپنی فراخدلی کا ثبوت دیا ہے) کی تازہ اشاعت میں اس پر ہنسی اڑائی ہے۔ اور لکھا ہے کہ "آجکل کی تہذیب اول تو ہاتھ سے کھانا کھانے کی نسبت چمچہ کے حق میں ہے۔ لیکن اگر ہاتھوں کا استعمال جاری رکہا جاوے۔ تو بھی انگلیاں چاٹنا ایسا فعل نہیں جسے نئی روشنی کے پیرو اچھی نظر سے دیکھیں"۔ اور پہر آخر میں لکھا ہے کہ "یہ مسلمانوں کا فلسفہ جدید ہے۔ کیا مذہب لہسن نہ کہانے اور انگلیاں چاٹنے میں آگیا ہے"

آریہ گزٹ کا ایڈیٹر ایم۔ اے ہے اس لئے اگر وہ نئی تہذیب کا دلدادہ ہوکر چھری کانٹے سے کھانے کے حق ہو تو کوئی تعجب کی بات نہیں۔ مگر آریہ گزٹ کے ایڈیٹر کی حیثیت سے یہ فقرہ اس کے قلم سے نکلنا تعجب خیز ضرور ہے کیونکہ ایک آریہ اخبار کے ایڈیٹر کی حیثیت سے ساری تہذیب اور صداقتوں کا سرچشمہ تو وید ہے اور میں یقین کرتا ہوں کہ کل ویدوں سے چھری کانٹے کے ساتھ کھانا کھانے کی کوئی شرتی وہ پیش نہیں کرسکیگا اور قدیم آرین تہذیب میں تو وہ اس کی مثال غالباً درختوں کے پتوں کے برتن بناکر ان میں کہانا رکھ کر کھانے کے سوا کوئی بھی نہ سکیگا جس کا نمونہ اب تک بھی دیکھا جاتا ہے۔ لالہ دیوان چند ایم۔ اے ہوکر انگلیاں چاٹنے یا لہسن کہانے یا نہ کہانے کو مذہب سے الگ بتاتے ہیں ورنہ ایک آریہ تو پیشاب یا پاخانے کے قواعد اور اصولوں کو بھی مذہب کا جزو جانتا ہے اور جاننا چاہیئے کیونکہ مذہب کی تکمیل ہوسکتی ہی نہیں جب تک اخلاق اور تمدن کے اصول نہ دئے جاویں اگر کھانے پینے کو مذہب سے کوئی تعلق نہیں تو پھر آریہ گزٹ کے ایڈیٹر صاحب کے خیال میں کسی چیز کے کہانے یا نہ کہانے کا سوال مذہبی سوال رہ سکتا ہی نہیں؟

میں آریہ گزٹ کے ایڈیٹر صاحب سے پوچھتا ہوں کہ انگلیاں چاٹنا تو خیر مذہب میں نہ سہی مگر لالہ صاحب! یہ گوبر سے چوکا پوت کر اس گیلی زمین میں بیٹھ کر کھانا طیار کرنا اور کہانا یہ کس تہذیب کے چشمہ سے نکلا ہے؟

علاوہ بریں آریہ گزٹ کے ایڈیٹر کو اپنے مدنظر آرین تہذیب سے جہاں لمبے لمبے ناخن سنیاسی سادہوؤں کی صورت میں بڑھا لئے جاتے ہیں اور گربہ میں لت پت رہ کر ان میں کچھ پھنسا بھی رہ سکتا ہے اور آبدست لیتے وقت صرف ایک گلاس سے ہی کام لیا جاتا ہے یا پیشاب کرتے وقت دہوتی یا پاجامہ کا تر رہنا معمولی امر ہے۔ ورنہ اگر وہ اسلام سے واقف ہوتے تو اس قسم کی باتیں نہ کرتے۔ اسلام کامل مذہب ہے، اور اس نے تمام اُمور کے متعلق کامل ہدائتیں دی ہیں اور پھر کوئی مرحلہ ایسا نہیں جہاں وہ جسمانیات سے رُوحانیات کی طرف نہ لے گیا ہو۔

آریہ گزٹ کے ایڈیٹر کا تو فرض یہ تہا کہ اُنگلیاں چاٹنے کی جو مصلحت بتائی گئی ہے اس کے خلاف کچھ کہتا۔ مگر یہ تو اس سے نہ ہوسکا۔ صرف اس کو فلسفہ جدید کہہ کر ہنسی اُڑائی لیکن اگر کوئی لالہ صاحب سے پوچھے کہ کیوں جناب لنگوٹ باندہ کر ننگے رہنا یہ ویدک تہذیب موجودہ تہذیب سے کہاں تک مقابلہ کرتی ہے۔ تو فوراً کہدینگے کہ ہمیں گالیاں دی جاتی ہیں۔

کاش وہ تہذیب کے مفہوم کو ہی سمجھتے اور تہذیب اور تعیش میں فرق کرنا جانتے تو انہیں ایسا اعتراض کرتے ہوئے شرم آجاتی۔

لہسن کے استعمال کے متعلق بھی آپنے درفشانی کی ہے حالانکہ بدر کے نامہ نگار سید کا منشا صرف یہ دکہانے کا تہا اور یہی ارشاد نبوی کا منشا ہے کہ ایسے امور جو ملائکہ سے تعلق کو بڑھانے والے ہوں اور مجلسی رنگ میں باعث نفرت نہ ہوں ان سے پرہیز کرنا چاہیئے۔

لالہ رام پرشاد صاحب جب خود ہندوؤں میں لہسن کا کھانا بُرا سمجھتے ہیں تو اس پر اعتراض سخت نادانی ہے۔

لالہ صاحب اگر سوآل کہا کر کسی مجمع میں جاویں اور وہاں ڈکاریں مار کر دوسروں کے دماغ پراگندہ کریں تو انہیں ان ریمارکس کا علم ہوسکتا ہے۔ جو ان کی نسبت پاس کئے جاویں۔ اسی طرح پر لہسن یعنے کچے لہسن کی بو میں کچھ ایسا ناگوار ریعۃ ہے کہ دوسرے لوگ برداشت نہیں کرسکتے اور جب اطمینان قلب میں فرق ہو تو پھر عبادت آلہی میں سرور اور یکجہتی مشکل ہوتی ہے اس لئے مسجد میں خوشبودار چیزوں کا رکھنا ضروری ہے۔

تعجب ہے کہ لالہ صاحب ایم۔ اے ہوکر اور آریہ ہوکر ایسی باتیں کرتے ہیں اگر ان باتوں کا مذہب سے کوئی واسطہ نہیں۔ تو وہ ہونوں میں بجائے خوشبودار چیزیں ڈالنے کے پاخانہ ڈالکر جلایا کریں اور اس میں لہسن وغیرہ بھی ڈال لیا کریں۔ مگر آپ یقیناً ایسا نہیں کریں گے۔ اس سے دو فائدے ہونگے۔ ایک تو بھنگن نہ رکھنی پڑے گی اور دوسرے آریہ سماجیوں کا وہ مذہبی فرض ادا ہو جاویگا جو باب بوجہ گرانی نہیں ہوسکتا یعنی روزانہ ہَون کا فرض۔

اس قسم کے لغو اعتراضوں سے آریہ سماج کے سمجھدار لوگوں کو خدا جانے کیا ملتا ہے؟

نئی تہذیب کی دلدادگی ہی نے شاید ناچ و ریا کی تعلیم عورتوں کے لئے ستیارتھ پرکاش میں لازمی کردی ہے۔ آہ!

عقل کے اندھوں کو عاشق ہو گئے سو سو حجاب
ورنہ تھا قبلہ ترا رُخ کافر و دیندار کا

ریاست دہولپور اور آریہ سماج

تہذیب ناقل ہے کہ ریاست دہولپور کے راجہ نے عام حکم جاری کیا ہے کہ ان کے علاقہ میں جس شخص کے پاس آریہ سماج کی کتابیں پائی جاویں وہ فوراً گرفتار کرلیا جاوے۔ دہولپور کے آریے اپنی کتابیں آگرہ چھوڑ گئے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ آریہ مندر بند ہوگیا ہے اور آریوں کی نگرانی کی جاتی ہے۔ راجہ صاحب دہولپور کا یہ حکم نظرثانی کا ضرور محتاج ہے اس قسم کے شدید حکم اچھی نظروں سے نہیں دیکھے جاتے۔ تاہم رموز مملکت کو راجہ صاحب خوب سمجھتے ہیں۔

امریکہ میں طلاق کی کثرت

ممالک متحدہ امریکہ کی رپورٹ مردم شماری نے بتایا ہے کہ بارہ شادیوں میں ایک طلاق عمل میں آئی ہے۔ طلاق کی یہ کثرت امریکہ کی اخلاقی حالت کا معیار ہے اسلئے کہ عیسائی مذہب کے رو سے طلاق صرف زنا سے واقع ہوتا ہے۔

اسلام فرانس میں

فرانس میں ایک لیڈی نے اسلام قبول کرکے ایک انجمن اشاعت اسلام کے نام سے قائم کی ہے جس کا نام اسلامی برادری ہے اس لیڈی کا نام عزیزہ عائشہ لسروں ہے اور اس نے ایک اخبار مشرق نامی بھی اس غرض سے نکالا ہے کہ وہ اہل فرانس کو اسلام کی حقیقت سے آگاہ کرے اور ان کو دعوت اسلام دے اور وہ اخبار لکھتا ہے کہ قرائن سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ لیڈی صدق دل سے مسلمان ہوئی ہے اور خوشحال بھی ہے کیونکہ فرانس میں اخبار نکالنا معمولی بات نہیں اگر وہ ہندوستان کی کسی ریاست میں مسلمان ہوتی تو کچھ شک ہوسکتا تہا۔ مگر فرانس میں اس کا اسلام قبول کرنا دلی رجحان کو ظاہر کرتا ہے یہ سب کچھ سہی۔ مگر اسلام کے متعلق اس لیڈی کو صحیح معلومات بہم پہونچانے کا مسلمانوں کے پاس کیا ذریعہ ہے؟

الوداع مادر من

گورنمنٹ بنگال نے الوداع مادر من کے گیت والی دو ہوتیوں کی ضبطی کا حکم دیدیا ہے۔ یہ گیت کہا جاتا ہے۔ خودی رام بوس نے تختہ پھانسی پر گایا تھا افسوس ہے کہ لوگ کس کس طرح پر اہل ملک میں خطرناک مذاق پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں

دیانندجی کی گرفتاری

سلہٹ (آسام) میں جیب گنج کے چار لڑکوں کو بہگلے جانے کے جرم میں اور ان چل آشرم کے مہتمم دیانندجی اور دوان کے ساتھی مہانند اور جیوانند نامی گرفتار کئے گئے ہیں۔ انند کوئین۔

اضافہ محصول

گورنمنٹ ہند نے سال رواں کے بجٹ میں تمباکو۔ شراب۔ مٹی کے تیل چاندی اور اسٹامپ پر محصول بڑھا دیا ہے اس کے متعلق اخبارات میں رائے زنیاں ہو رہی ہیں۔ میری رائے میں اول الذکر دو چیزیں ایسی ہیں۔ کہ ان پر اضافہ محصول بہت درست ہے اسلئے کہ ملک میں شراب اور سگرٹ نوشی کا رواج بہت بے طرح بڑھ رہا ہے۔ میرے نکتہ خیال سے تو اس پر جس قدر محصول ہو کم ہو تاکہ ان کا استعمال کم ہو۔ البتہ مٹی کے تیل پر چونکہ وہ پبلک ضروریات کا بہت بڑا حصہ ہے۔ محصول کا اضافہ کرنا موزوں نہیں معلوم ہوتا

آؤ ملکر بکری ہی کے کباب کھائیں

ہندوستان میں بھارت کا پیغام ایک نظم شائع ہوئی ہے جس میں ہندو مسلمانوں کے سوال پر خیالات ظاہر کئے گئے ہیں۔ آخر میں بتایا ہے۔

بیٹو ذرا سنو تو ہوں فیصلہ چکاتی ؛ ہر روز کا یہ جھگڑا ہوں آج میں مٹا تی
گنگا جلی اٹھاتی قرآن ہوں اٹھاتی ؛ جو مدتوں سے ٹھانی تھی بات ہوں سناتی
گاؤ کشی وہ چھوڑیں تم چھوت چھات چھوڑو
وہ ایک بات چھوڑیں تم ایک بات چھوڑو

اگر ہمارے ہندو دوست فیصلہ کی یہی صورت یقینی سمجھتے ہیں تو مسلمان اس پر بھی طیار ہونگے۔ آؤ ملکر بکری ہی کے کباب کھالو اور عملی ثبوت دو۔

اتحاد کی ایک ہی راہ

مگر اتنی سی بات پر ہی کانفرنس اور ہندوؤں میں اتحاد نہیں ہو سکتا۔ اتحاد کی وہی صورت ہے جو پیغام صلح میں پیش کیا گیا ہے۔ یعنے ہمارے ہندو بھائی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کی تصدیق کریں اور گالیاں دینے والوں کا منہ بند کریں۔ مسلمان بڑی خوشی سے گاؤ کشی چھوڑیں گے۔ ہندو لیڈر اس پر غور کریں۔

انسداد گداگری

ہز ہائینس نظام نے گداگری کے انسداد پر توجہ فرمائی ہے جس سے اُمید ہے کہ ریاست نظام میں گداگری بند ہو جاوے گی خیرات کے مناسب انتظام کے لئے غریب خانے جاری کئے جاویں گے جہاں مستحق لوگوں کی امداد ہوگی۔ یتیم خانے قائم ہونگے بہرحال یہ تجویز نہایت عمدہ اور قابل تقلید ہے گداگری کے لباس میں بہت سی وارداتیں ہوتی ہیں۔ ان سے امن ہو گا۔ ہم نے اس سے پہلے بعض موقعوں پر انسداد گداگری کے لئے مختلف اخبارات میں تحریکیں کی تھیں۔ ملک میں یہ نظیر نہایت قدر کی نگاہ سے دیکھی جاوے گی اب ضرورت ہے کہ گداگری کا انسداد کیا جاوے اور خیرات کے بہترین مصرف کے لئے ہر جگہ یتیم خانے اور محتاج خانے قائم ہو جائیں۔ اور تمام خیرات یکجا جمع ہو اسلام نے اسی اصول پر زکوٰۃ اور صدقات کو ایک جگہ امیرالمومنین کے ماتحت جمع کرنیکی ہدایت کی ہے اور اسی پر عمل ہوتا آیا۔ اب ضرورت ہے کہ اس اصل کو جاری کیا جاوے

انجنیئرنگ کی تعلیم کیلئے امتحان داخلہ

مولوی عبدالعزیز صاحب پرنسپل اسلامیہ کالج ایک روشن خیال اور مسلمانوں کی موجودہ حالت کو دل سے محسوس کرنے والے نوجوان ہیں انہوں نے تعلیمی کانفرنس کی بنیاد رکھی ہے جو انجمن حمایت اسلام کے اس سال کے سالانہ جلسے کے ساتھ ہوگی اور مفید اور قابل غور مضامین اور امور پر دلچسپ بحث ہوگی اور اب ان کی طرف سے مسلمان طلبا کے لئے اطلاع شائع ہوئی ہے۔ اسلامیہ کالج لاہور میں رڑکی کالج اور لاہور انجنیئرنگ سکول کے امتحانات داخلہ کے لئے امیدواروں کو طیار کرنے کی غرض سے جماعتیں کھلی گئی ہیں۔ جو صاحب ان سے فائدہ اٹھانا چاہیں وہ پرنسپل اسلامیہ کالج سے درخواست کریں لاہور انجنیئرنگ سکول کا امتحان داخلہ ابتدائے مئی میں اور رڑکی کا ماہ جون میں ہو گا۔ رڑکی میں اسسٹنٹ انجنیئر کلاس کے لئے امسال ایف۔ اے کی اور اوورسیر کلاس کیلئے انٹرنس کی شرط ہے۔ مسلمانوں کو اس جدید کلاس سے جو اسلامیہ کالج میں کھلی ہے ضرور فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ مزید حالات پرنسپل صاحب سے معلوم ہو سکتے ہیں۔

انٹرنس میں عربی کا پرچہ

عربی مسلمانوں کی مذہبی زبان ہے اس کی اشاعت اور دلچسپی پیدا کرنے کے لئے مسلمان جس قدر توجہ کریں کم ہے مگر افسوس تو یہ ہے کہ نوجوانوں میں ایک تو پہلے ہی اس کا مذاق کم ہے۔ اس پر طرہ یہ کہ یونیورسٹی کے ممتحن صاحبان اپنے اظہار لیاقت کے خیال میں محو ہو کر امتحانی سوالات کو ایسا مشکل بنانے کی کوشش کرتے ہیں کہ طالب علموں میں عربی کا رہا سہا مذاق بھی کم ہو جائے اس سال انٹرنس کے امتحان میں جو عربی کا پرچہ (الف) دیا گیا ہے وہ نہ صرف مشکل ہی ہے بلکہ اس میں۔ سو نمبر کے سوالات عربی کورس سے باہر کے بھی ہیں جن کے جواب دینا آسان امر نہیں۔ اس کے بالمقابل سنسکرت کے پرچوں میں پنڈت صاحبان آسانی اور سہولت کو مدنظر رکھتے ہیں۔ چنانچہ اسی سال سنسکرت کے پرچہ الف میں زیادہ تر سوالات طور تھہ ہائی کے کورس سے دئے گئے ہیں۔ پنجاب یونیورسٹی کو اس موقعہ پر ممتحن صاحبان کو خاص طور پر ہدایت کرنی چاہیئے کہ وہ پرچوں کے دیکھنے میں اور نمبر دینے میں سہولیت کو مدنظر رکھیں۔ اسلامی سکولوں کے طالب علم جو سکول کی طرف سے عربی لینے پر گونہ مجبور کئے جاتے ہیں یا کم از کم اسلامی سکول اپنا فرض سمجھتے ہیں کہ ان کے طالب علم عربی لیں اس طرح پر سخت نقصان میں رہیں گے اگر توجہ نہ کیگئی۔ میں امید کرتا ہوں کہ مسلمان اخبار نویس اس معاملہ پر فوری نوٹس لیکر یونیورسٹی کو متوجہ کریں گے۔

درخواست دُعا۔ علی گڑھ کالج سے ہمارے عزیز احمدی نوجوان مرزا عزیز احمد۔ محمد فقیر اللہ۔ سردار خان۔ خیرالدین صاحب بی۔ اے میں اور نصیر محمد ایم اے کے امتحان میں اور خواجہ عبدالرحمان ایف اے میں اور ایسا ہی لاہور سے بہت سے عزیز میڈیکل کالج وٹینری کالج بی۔ اے۔ ایم۔ اے اور قانونی امتحانات میں بعض مولوی فاضل کے درجے کے لئے اور تعلیم الاسلام سکول کے طلباء انٹرنس امتحان میں شریک ہو چکے ہیں ان سب کی کامیابی کی دُعا کی جاوے بعض ایف اے کے امتحان میں لاہور سے شریک ہونگے سب کے لئے دعا۔